Department of Islamic Studies 09/07/2021
M.A. Islamic Studies Semester I, Paper MIS-106
Topic: Shibli ki Sawaneh Nigari.
Dr.Mohd Akram Raza

شبلی کی سوانح نگاری

اُردو میں باقاعدہ سوانح نگاری کا آغاز خواجہ الطاف حسین حالیؔ سے ہوا، لیکن جس شخصیت نے اِس صنف کو عروج پر پہونچادیا، وہ علامہ شبلی نعمانی ہیں، اُن کی نو سوانحی تصانیف کئی معنوں میں اپنے پیش رو سر سید، ڈپٹی نذیر احمد اور حالیؔ سے زیادہ مکمل اور نسبتاً بہتر ہیں، اِن سوانح عمریوں میں المامون، النعمان، الفاروق، الغزالی، سوانح مولانا روم اور سیرۃ النبیؐ کو شاہکار کا درجہ حاصل ہے۔ جن میں اپنے عہد کی عظیم المرتبت ہستیوں کے بارے میں اُردو زبان میں اِتنا معتبر اور مستند مواد جمع ہو گیا ہے کہ اُن کے حالاتِ زندگی، علمی کارنامے اور فکری بصیرت مربوط طریقہ سے سامنے آجاتے ہیں، لیکن شبلی کی سوانح عمریوں میں سوانح نگاری کے ساتھ تاریخی اجزاء بھی اِتنے مدغم ہو گئے ہیں کہ وہ تاریخ کے ضمن بھی زیر بحث آتی رہیں گی، اِس سے اندازہ ہوتا ہے کہ شبلی کے پیشِ نظر صرف سوانح نگاری نہیں ماضی پرستی بھی تھی، انہوں نے جدید طرز کے مطابق نئے مباحث پر محققانہ اور عالمانہ بحث کر کے اُنہیں مغربی تصانیف کی ہمسری کے قابل بنا دیا، دلچسپی اور شگفتگی ایسی پیدا کی کہ وہ سب کے پڑھنے کے قابل بن گئیں۔

حالیؔ و شبلی سے پہلے اُردو میں سوانح نگاری فارسی و عربی کے اسلوب کے مطابق تھی، اُس میں جدید ذوق ورجحان کا مطلق خیال نہیں رکھا گیا، اوّل اتنی خشک کہ کوئی پڑھنے کی ہمت نہ کرے یا دلچسپی کا اِتنا سامان کہ وہ تاریخ کے معیار سے گر جائیں، شبلیؔ نے اِن نقائص کو دور کیا، جدید طرز کے مطابق نئے مباحث پر محققانہ اور نظر ڈال کر اُنہیں مغرب کی ہمسری کے قابل بنایا۔

کارلائل کا ایک مشہور فقرہ ہے کہ "تاریخِ عالم صرف عظیم انسانوں کی تاریخ کا نام ہے" شبلی کی سوانح نگاری بھی اِس فقرہ کا پر تو نظر آتی ہے، اُن کے دل میں مشاہیرِ اسلام پر لکھنے

کا داعیہ کیوں پیدا ہوا اِس کا کچھ اندازہ ''حیاتِ شبلی'' میں علامہ سیّد سلیمان ندوی کی اِس تحریر سے ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں

''مسلمانوں کی بیماری کا علاج ایک (سر سیّد) کے نزدیک یہ تھا کہ مسلمان مذہب کے سوا ہر چیز میں انگریز ہو جائیں اور دوسرے (مولانا شبلی) کے نزدیک یہ تھا کہ صحیح اسلامی عقائد کی حفاظت اور بقاء کے ساتھ ساتھ نئے زمانے کی صرف مفید باتوں کو قبول کیا جائے''۔ (حیاتِ شبلی)

شبلی مغربی تہذیب اور اُس کے ادب سے کبھی مرعوب نہیں ہوئے، سر سیّد کے رفقاء میں وہ تنہا تھے جو آخری عمر تک اسلامی تہذیب و ادب کے دفاع میں اپنے قلم سے جہاد کرتے رہے، انہوں نے یورپی اسکالروں کی اُس بہتان طرازی اور اختراپردازی کا پردہ چاک کیا، جو مسلمانوں کے تعلیم یافتہ طبقہ کے ذہنوں پر شب خون مارنے کے لئے منصوبہ بند طریقے سے آزمائی جا رہی تھی اور اُس کی وجہ سے نوجوان طبقہ اپنے مشاہیر کے عقائد اور تہذیب پر شرمندگی محسوس کر کے اُن کے مخالفوں کی ہمنوائی کرنے لگا تھا۔ شبلی خود کہتے ہیں: